50629 ـ ایك لڑكی سے شادی كرنے كی نذر مانی اور پھر نذر پوری نہ كر سكا

سوال

میں نے اللہ تعالی كے لیے نذر مانی كہ میں اس لڑكی كے علاوہ كسی اور سے شادی نہیں كرونگا، اور اگر اس كے علاوہ كسی اور سے شادی كی تو تین ماہ كے روزے ركھوں گا، اور پھر میں یہ نذر پوری نہ كر سكا، اور نہ ہی میرے پاس ہر روز فقراء كو دینے كے لیے رقم ہے، اس كا حل كیا ہے، اللہ تعالی آپ كو جزائے خیر عطا فرمائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مسلمان كو نذر ماننے سے اجتناب كرنا چاہیے، كیونكہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع فرمایا ہے.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان كرتے ہیں كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع كیا اور فرمایا:

" یہ كسی چیز كو واپس نہیں لاتی، بلكہ یہ تو بخیل سے نكالنے كا ایك بہانہ ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6608) صحیح مسلم حدیث نمبر (1639)

مزید تفصیل كے لیے سوال نمبر (32724) اور (36800) كے جوابات كا ضروری مطالعہ كریں.

دوم:

علماء رحمہم اللہ تعالی نے بیان كیا ہے كہ نذر كی كئی ایك قسمیں ہیں: ان میں ایك نذر تو یہ ہے جس سے قسم مراد لی جاتی ہے، اور وہ نذر یہ ہے كہ اس سے كسی فعل كو كرنے یا كسی چیز سے اجتناب كرنے پر ابھارنا مقصود ہوتا ہے.

اس نذر كو پورا نہ كیا جائے تو اس كا حكم یہ ہے كہ یا تو نذر مانی گئی چیز كو پورا كرے اور یا قسم كا كفارہ ادا كرے، یعنی دونوں میں سے كوئی ایك اختیار كر سكتا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی " میں كہتے ہیں:

" جب نذر قسم کے طور پر ہو، وہ اس طرح کہ اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو کسی چیز سے منع کرے، یا کسی چیز پر ابھارے: مثلا وہ یہ کہے کہ: اگر میں نے زید سے کلام کی تو مجھ پر اللہ کے لیے حج، یا مال کا صدقہ، یا ایک برس کے روزے، تو یہ قسم کے زمرے میں آتا ہے.

اور اس کا حکم یہ ہے کہ اسے اختیار ہے کہ اس نے جس پر قسم کھائی ہے اسے پورا کرے تو اس کے ذمہ کچھ لازم نہیں آئے گا، اور یا پھر قسم توڑ دے اور جس کی نذر مانی ہے وہ کر لے، یا قسم کا کفارہ ادا کردے، اور اسے جھگڑالو اور غضب کی نذر کا نام دیا جاتا ہے، اور اس پر اس کا پورا کرنا متعین نہیں ہوتا..

یہ عمر، ابن عباس اور ابن عمر، عائشہ، حفصہ زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالی عنہم کا قول ہے، اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا بھی یہی کہنا ہے. اھـ مختصرا

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ المقدسی (13 / 461).

اور جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ آپ کی نذر یہ تھی کہ اگر اس لڑکی سے شادی نہ کی تو تین ماہ کے روزے رکھوں گا، یہ بھی اسی قسم کی نذر ہے کیونکہ آپ اس سے اپنے آپ کو اس لڑکی کے ساتھ شادی کرنے پر ابھار رہے تھے اور قسم کا معنی بھی یہی ہے.

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (45889) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور قسم کا کفارہ مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی میں مذکور ہے:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی تمہاری قسموں میں لغو قسم پر تمہارا مؤاخذہ نہیں کرتا، لیکن اس پر مؤاخذہ فرماتا ہے کہ تم جن قسموں کو مضبوط کردو، اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا دینا ہے اوسط درجے کا جو اپنے گھروالوں کو کھلاتے ہو یا ان کو لباس دینا، یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا، ہے، اور جو کوئی نہ پائے تو وہ تین دن کے روزے رکھے، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھا لو، اور اپنی قسموں کا خیال رکھو! اسی طرح اللہ تعالی تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تا کہ تم شکر کرو المآئدۃ (89).

اس کی مزید تفصیل جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (45676) کے جواب کا مطالعہ کریں.

جواب کا خلاصہ:

اگر آپ اس لڑکی سے شادی کرلیں تو آپ پر کچھ لازم نہیں آتا، اور اگر نہ کریں تو پھر آپ کو اختیار ہے کہ اپنی نذر

پوری کرتے ہوئے تین ماہ کے روزے رکھیں یا پھر قسم کا کفارہ ادا کر دیں.

واللہ اعلم .